سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔9 ایس سی آر

رشی کیش شرما

بنام

سروج شرما

21 نومبر 2006

(ڈاکٹر اے آر۔لکشمن اور ترون چیٹر جی ،جسٹس صاحبان)

ہندو قانون:

ہندو شادی ایکٹ؛ دفعہ 28:

شوہر نے ذہنی ظلم اور ترک پرورش کی بنیاد پر تنسیخ نکاح کے لیے درخواست دائر کی-ٹرائل عدالت نے مسترد کر دی- پہلی عرضی عدالت عالیہ نے مسترد کر دی-عرضی پر، منعقد: شوہر اور بیوی دونوں جوا لگ الگ رہتے ہیں اور پچھلے 49 سالوں سے کام کر رہے ہیں- بیوی بار بار اپنے شوہر کے خلاف فوجداری مقدمات دائر کرتی ہے-شادی سے پیدا ہونے والا واحد بچہ پہلے ہی شادی میں دیا جا چکا ہے-شادی نا قابل واپسی طور پر ٹوٹ گئی ہے اور فریقین کے دوبارہ اکٹھے رہنے کا کوئی امکان نہیں ہے- دونوں فریقوں کو ایک ساتھ رہنے پر مجبور کرنے سے کوئی فائدہ مند مقصد پورا نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے قانونی چارہ جوئی میں زندگی کا قیمتی حصہ کھو دیا ہے- حالات کے تحت، طلاق کا ڈگری دینا مناسب ہوگا تا کہ وہ اپنی زندگی کا پرامن حصہ رہ کر زندگی گزاریں-شوہر کے حق میں دی گئی تنسیخ نکاح کا ڈگری۔

اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نے سال 1972 میں ہندو رسومات اور رسم و رواج کے مطابق شادی

کی۔شادی کے تین سال بعد شادی سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ان کے درمیان غلط فہمی کی وجہ سے مدعا علیہ بیوی نے سال 1981 سے اپنے شوہر سے الگ رہنا شروع کر دیا اور اپنے شوہر کے خلاف کئی مجرمانہ کارروائیاں بھی دائر کیں۔سال 1989 میں،شوہر نے ذہنی ظلم اور مدعا علیہ کے اسے چھوڑنے کی بنیاد پر تنسیخ نکاح کے ڈگری نامے کے لیے درخواست دائر کی۔ٹرائل عدالت نے عرضی خارج کر دی۔ہندو شادی ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت شوہر کی طرف سے دائر اپیل کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:1.1۔ فوری صورت میں شادی ناقابل واپسی طور پر ٹوٹ جاتی ہے جس میں فریقین کے دوبارہ ساتھ رہنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا ہے۔دونوں جماعتوں نے 49 سال مکمل کر لیے ہیں اور الگ رہ رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔(247-ڈی-ای)

1۔2۔ مدعا علیہ بیوی کے ساتھ بار بار اپنے شوہر کے خلاف فوجداری مقدمات دائر کرنے کی تاریخ ہونے کی وجہ سے،اپیل کنندہ جس کی تصدیق نہیں کی جا سکی جیسا کہ عدالتوں نے پایا ہے۔اس کے علاوہ، 1975 میں شادی میں پیدا ہونے والا واحد بچہ پہلے ہی شادی میں دیا جا چکا ہے۔ایسے حالات میں،عدالت عالیہ اپیل کنندہ کے حق میں اپنے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کرنے میں جائز نہیں تھی۔(247-ای-ایف)

1۔3۔ تاہم،فریقین کے لیے ایک ساتھ رہنا ممکن نہیں ہوگا اور دونوں فریقین کو ایک ساتھ رہنے پر مجبور کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔لہذا کیس کے حقائق اور حالات میں بہترین طریقہ یہ ہے کہ طلاق کا ڈگری نامہ منظور کر کے شادی کو تحلیل کیا جائے تا کہ وہ فریق جو 1981 سے قانونی چارہ جوئی کر

رہے ہیں اور زندگی کا قیمتی حصہ کھو چکے ہیں وہ اپنی زندگی کے بقیہ حصے میں پر امن طریقے سے زندگی گزار سکیں۔(247-جی-ایچ؛248-اے)

2۔اگر چہ شوہر بیوی کو مستقل بھتہ کے طور پر ایک یکمشت رقم ادا کرنے کو تیار تھا،لیکن بیوی اسے قبول کرنے کو تیار نہیں تھی، تاہم اس نے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔اس مرحلے پر اور اس وقت کے فاصلے پر اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کی اس کی خواہش حقیقی نہیں ہے۔اس لیے بیوی کی طرف سے دی گئی تجویز قبول نہیں کی جاتی۔ نتیجے میں،شوہر کی طرف سے دائرعرضی قابل قبول ہے۔شوہر کے حق میں تنسیخ نکاح کا ڈگری ہوگا۔(248-بی-سی)

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار فیصلہ:2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5129۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 1999 کے ایف اے نمبر 14 میں گوالیار میں بنچ کے مورخہ 19.4.2005 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے کے چیتلے، نیرج شرما اور وکرانت سنگھ بیس۔

جواب دہندہ کے لیے ایس ایس دہیا، کے کے بید، ایم ایس بکشی ،ایل کے دہیا اور دیپاس مشرا۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا.

ڈاکٹر اے آر۔ لکشمن، جسٹس رخصت دی گئی۔

شوہر ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہے۔جواب دہندہ اس کی بیوی ہے۔انہوں نے سال 1972

میں ہندو رسومات اور رسم و رواج کے مطابق شادی کی۔ شادی کے تین سال بعد اس شادی سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ ان کے درمیان غلط فہمی کی وجہ سے مدعا علیہ نے سال 1981 سے اپنے شوہر سے الگ رہنا شروع کر دیا اور وہ محکمہ سماجی جنگلات میں کام کر رہا ہے۔ مدعا علیہ نے اپنے شوہر کے خلاف کئی مجرمانہ کارروائیاں بھی دائر کیں جن سے ہمیں اس اپیل میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

سال 1989 میں اپیل کنندہ نے ذہنی ظلم اور مدعا علیہ کے بغیر کسی معقول وجہ کے اسے چھوڑنے کی بنیاد پر تنسیخ نکاح کے ڈگری نامے کے لیے درخواست دائر کی۔ گوالیار کے ضلعی جج نے شوہر کی طرف سے شادی کو ختم کرنے کے لیے دائر درخواست کو خارج کر دیا۔ اپیل کنندہ نے سیکنڈری کے تحت عدالت عالیہ میں پہلی اپیل دائر کی۔ ہندو شادی ایکٹ کی دفعہ 28۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی اپیل بھی مسترد کر دی۔ لہذا اپیل کنندہ نے مذکورہ اپیل میں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی درستگی پر سوال اٹھایا ہے۔

ہم نے اے کے چیتلے، فاضل وکیل اور ایس ایس دھیا، مدعا علیہ کے فاضل وکیل کو سنا اور ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ دونوں کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے پر غور کیا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ مدعا علیہ سال 1981 سے الگ رہ رہا ہے۔ اگرچہ یہ نتیجہ عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے کہ بیوی آخری بار 25.3.1989 تک اپنے شوہر کے ساتھ رہی تھی، لیکن اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے مطابق مذکورہ نتیجہ درست نہیں ہے۔ فریقین کے درمیان متعدد قانونی چارہ جوئی کے پیش نظر اس کے لیے شوہر کے خلاف فوجداری مقدمہ چلانا اور ساتھ ہی اپنے شوہر کے ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے۔ فوری صورت میں شادی ناقابل واپسی طور پر ٹوٹ جاتی ہے جس میں فریقین کے دوبارہ ساتھ رہنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا ہے۔ دونوں جماعتیں 49 سال سے تجاوز کر چکی ہیں اور 1981 سے الگ رہ رہی ہیں اور آزادانہ طور پر کام کر رہی ہیں۔ مدعا علیہ بیوی کے ساتھ بار بار اپیل کنندہ کے خلاف فوجداری مقدمات دائر کرنے کی تاریخ ہے جس کی تصدیق نہیں کی جا سکی جیسا کہ عدالتوں نے پایا ہے۔ اس کے علاوہ، 1975 میں شادی

میں پیدا ہونے والا واحد بچہ پہلے ہی شادی میں دیا جا چکا ہے۔ایسے حالات میں عدالت عالیہ اپیل کنندہ کے حق میں اپنے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کرنے میں جائز نہیں تھی۔اس کے علاوہ، بیوی نے اپنے شوہر کے خلاف کچھ الزامات بھی لگائے ہیں، کہ شوہر پہلے ہی دوبارہ شادی کر چکا ہے اور دوسری عورت کے ساتھ رہ رہا ہے جیسا کہ اس نے جواب دعویٰ میں بتایا ہے۔عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی طرف سے لگائے گئے ان الزامات پر بھی غور نہیں کیا جو عدالتوں کی طرف سے بار بار لگائے گئے اور بار بار بے بنیاد پائے گئے ہیں۔

ہماری رائے میں فریقین کے لیے ایک ساتھ رہنا ممکن نہیں ہوگا اور اس لیے دونوں فریقین کو ایک ساتھ رہنے پر مجبور کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔لہذا ہماری رائے میں بہترین طریقہ یہ ہے کہ طلاق کا ڈگری نامہ منظور کر کے شادی کو تحلیل کر دیا جائے تا کہ وہ فریق جو 1981 سے قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں اور زندگی کا قیمتی حصہ کھو چکے ہیں وہ اپنی زندگی کے بقیہ حصے میں پر امن طریقے سے زندگی گزار سکیں۔

آخری سماعت کے دوران شوہر اور بیوی دونوں عدالت میں موجود تھے۔شوہر تیار تھا اور بیوی کو مستقل بھتہ یکمشت ادا کرنے کو تیار تھا۔بیوی یکمشت قبول کرنے کو تیار نہیں تھی لیکن تاہم اس نے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ہماری رائے ہے کہ اس مرحلے پر اور اس وقت کے فاصلے پر اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کی اس کی خواہش حقیقی نہیں ہے۔لہذا ہم بیوی کی اس تجویز کو قبول نہیں کر رہے ہیں اور اسے مسترد کر رہے ہیں۔

نتیجے میں، شوہر کی طرف سے دائر عرضی قابل قبول ہے۔شوہر کے حق میں تنسیخ نکاح کا ڈگری ہوگا۔ کوئی لاگت نہیں۔

ایس کے ایس اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document